یہ محض خیالی پلاؤ نہیں ہمیں نظر آرہا ہے کہ غلبۂ اسلام کی صدی میں ایسا ہوگا۔

دعا کریں کہ نوع انسان تباہی سے پہلے پہلے اسلام کو قبول کرنے والی ہو۔

اکسٹھویں مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

ربوہ ۳۰ اماں (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اس دور میں غلبۂ اسلام کا وقت اسی طرح آئے گا جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے فتح مکہ کا واقعہ ظہور پذیر ہوا اور خدا تعالیٰ اس دنیا کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک وہ نوع انسان کو بحیثیت نوع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہ لے آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے کیا جو کہ آج یہاں دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب ایوان محمود میں تین روز جاری رہنے کے بعد اختتام کو پہنچی اس میں پاکستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے منتخب احمدی نمائندگان نے شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرماتے ہوئے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے جو انقلاب عظیم بپا ہوا تھا وہ ساری دنیا کے لئے تھا اور وہ انقلاب عظیم اب اپنے عروج کو پہنچا چاہتا ہے۔ مگر اس کے لئے ہر نسل کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی پڑیں گی۔ حضور نے کہا کہ بعض دوستوں نے یہ سوال کیا ہے کہ یہ کس طرح سے ہو گا۔ دنیا کے حالات تو ایسے ہیں کہ یہ بات بظاہر ممکن نظر نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا کہ فتح مکہ سے قبل بھی دو دن پہلے تک کوئی شخص نہیں سمجھتا تھا کہ یہ انقلاب اتنی جلدی برپا ہو جائے گا مگر جب یہ انقلاب آیا تو ایک سیکنڈ میں آ گیا اور عرب جو اتنی جنگجو قوم تھی اور اتنا قتل و غارت کرنے والی قوم تھی۔ اس وقت فرشتوں نے ان کے دلوں پر ایسا تصرف کیا کہ ان کو پتہ ہی نہ چل سکا کہ چند لمحوں میں کیا سے کیا ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ اب بھی یہی ہونا ہے۔ اور یہ سب کچھ جماعت احمدیہ کی اس دوسری صدی میں ہوگا جس کو میں غلبۂ اسلام کی صدی کہتا ہوں (جو ۱۹۸۹ء سے شروع ہو رہی ہے)

حضور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم دو دعائیں کریں۔ ایک یہ کہ ہم یہ انقلاب اپنی زندگیوں میں دیکھ لیں اور دوسرا یہ کہ نوع انسانی کو تباہی کی آخری گھڑی آنے سے قبل توبہ کی توفیق مل جائے۔ اور دنیا کا بڑا حصہ تباہ ہونے کے بعد صرف بچ جانے والے اسلام قبول نہ کریں بلکہ ساری کی ساری نوع انسانی اپنی اصلاح کرے اور خدا کا سہارا ڈھونڈ لے۔ حضور نے بڑے زور اور تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ یہ محض خیالی پلاؤ نہیں ہے۔ ہمیں نظر آرہا ہے کہ یاجوج ماجوج کا مقابلہ کرنے کے بعد یہ انقلاب آکر رہے گا اور اس میں کوئی کمزوری واقع نہیں ہوگی۔ دنیا میں انقلاب آتے ہیں۔ مگر ابھی ایک نسل ختم نہیں ہوتی کہ اس انقلاب میں دراڑیں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب وہ ہے کہ ۱۴۰۰ سال میں اس کی مختلف انقلابی شکلیں دنیا نے مشاہدہ کی ہیں اور خدا تعالیٰ کی صفات کے انقلابی جلوے دنیا دیکھتی رہی۔ حضور نے فرمایا کہ جس وقت محمد بن قاسم سندھ میں داخل ہوئے تو وہ ایک انقلابی تھے لوگوں کے نزدیک وہ ایک آندھی اور طوفان کی طرح آئے۔ لیکن ہمارے نزدیک وہ صبح کی ٹھنڈی ہوا کی طرح آئے۔ اسی طرح جس وقت طارق بن زیاد نے اپنی کشتیاں جلائیں۔ وہ بھی اس وقت ایک انقلابی تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی انقلابی صفت کے جلوے بھی دکھائے۔ اور ارتقائی صفت کے جلوے بھی دکھائے حضور نے باآواز بلند فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ غلبۂ اسلام کی صدی میں یہ انقلاب آنے والا ہے۔ اور آج دنیا میں ہر انقلاب جو آرہا ہے وہ ایک تیر کی طرح اسلام کے آخری غلبہ کی نشاندہی کر رہا ہے۔

دلائل اور آسمانی نشانوں کی جنگ

حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ میں مسلمانوں کو اپنے عقیدے کی حفاظت کے لئے تلوار اٹھانا پڑی۔ لیکن آج جو جنگ لڑی جا رہی ہے وہ تلوار یا بندوق کی جنگ نہیں بلکہ دلائل اور آسمانی نشانوں کی جنگ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر جماعت احمدیہ یہ دعوے کرتی ہے کہ وہ خدا کی منتخب کردہ جماعت ہے اور اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے دنیا میں آئی ہے۔ اور اس کے لئے مصروف عمل ہے۔ اور ان کی نیتیں یہ ہیں کہ وہ ساری دنیا میں پھیلیں اور اسلام کی روشن شمع جلاویں تو اپنی عقلوں اور اپنی روحوں میں انقلاب برپا کرو۔ حضور نے فرمایا یہ جو ذمہ داری ہے وہ وقف چاہتی ہے اور اس کے لئے ضروری نہیں کہ جامعہ احمدیہ میں پڑھا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ خدا نے جو کتاب ہمارے ہاتھ میں دی ہے اسے پڑھیں اور اس کے اسرار روحانی حاصل کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی طرف توجہ کرو توجہ کرو۔ توجہ کرو۔ ورنہ تم جھوٹے ہوگے کہ کہتے تو یہ ہوگے کہ دنیا کو قرآن کی طرف لانا ہے مگر خود بھی قرآن نہیں پڑھتے۔

حضور نے اپنا بصیرت افروز خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اصل کمزوری جو پیدا ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں کمی ہوتی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں بھی فسادات ہوئے بیچ میں بھی ہوتے رہتے ہیں ۱۹۷۴ء میں بھی ہوئے سارے ملک میں مگر دنیا نے دیکھا کہ بڑی ہمت والی قوم ہے یہ۔ حضور نے فرمایا ہمارا خدا بھی وہی اور اس کی صفات قدرتیں اور طاقتیں بھی وہی ہیں

باقی صفحہ آخر پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۱
نمبر ۲۷

النور

لیخرج الذین آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات الی

۱۶ اپریل ۱۹۸

مرتبہ
عطا اللہ کلیم

ترجمان جماعت ہائے احمدیہ ریاستہائے متحدہ امریکہ

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو ضعف کی تکلیف ہے۔ گردوں میں انفکشن گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ کم ہے مگر کمزوری ابھی موجود ہے۔

احباب جماعت اپنی مسلسل اور متواتر عاجزانہ دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں کہ شافی مطلق مولا کریم ہمارے جان سے پیارے آقا کو جلد از جلد کامل شفا عطا کرے اور آپکو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ سندھ

حضور کی دینی اور جماعتی مصروفیات

حضور نے اسلامی معاشرہ کی ایک نمایاں خصوصیت یعنی بے تکلف اور سادہ زندگی کے بارہ میں مختصراً ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ قرآن کریم میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے تکلف اور سادہ زندگی [illegible] حضور نے فرمایا اگر ہماری جماعت تکلف میں نہ پڑے اور یہ سوچنا چھوڑ دیں کہ جب تک کھانا کسی [illegible] نہ ہوگا جلسے یا اجتماع نہیں کریں گے۔ یا یہ کہ اگر مہمان کو کھانا نہ دیا گیا تو ناک کٹ جائے گی۔ فرمایا اگر کھانا کھلانے کا بوجھ نہ ہو تو ہر شہر ہر گاؤں کی جماعت [illegible] سکتی ہے۔

اگلے روز (۱۸ فروری) کو نماز مغرب اور [illegible] کے بعد [illegible] گھنٹے تک احباب [illegible] اسی روز بھی احباب جماعت [illegible] [illegible] ارشادات اور دینی نصائح سے مستفیض ہوئے۔ اس مجلس علم و عرفان کا [illegible] بیٹھے۔

نوجوانوں کی تربیت کی اہم ذمہ داری

حضور نے فرمایا گیارہ سال کے بعد کراچی کے دورے پر آیا ہوں۔ اس وقت جو بچے ۱۰-۶ سال کا تھا اب وہ جوان ہو کر خدام الاحمدیہ کی صف میں شامل ہو گیا۔ اور اسی طرح نوجوانوں کی تعداد ماشاء اللہ بہت بڑھ گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی خدام الاحمدیہ کی تنظیم پر نوجوانوں کی علمی، اعتقادی اور عملی تربیت کی جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے، وہ بھی کئی گنا بڑھ گئی ہے یعنی یہ کہ علمی میدان میں وہ آگے نکلنے والے ہوں اعتقادی لحاظ سے ان میں بد اعتقادی اور بدعات شامل نہ ہو پائیں اور عملاً اسلامی تعلیم کے مطابق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں زندگی گزارنے والے ہوں۔ وہ ہر ایک سے پیار کریں کسی سے دشمنی نہ رکھیں۔ نوع انسان کے دکھوں کو دور کرنے والے ہوں۔ کسی کو دکھ نہ دیں بلکہ دکھ پہنچانے والوں کے دکھوں کو بھی دور کرنے والے بنیں۔ فرمایا یہی اسلام ہے اور یہی احمدیت ہے۔ اور یہی ہر خادم احمدیت کا [illegible] عمل ہے۔

بچوں کے لئے کتابیں لکھنے کی تحریک

حضور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا دنیا میں منصوبے بنتے اور بگڑتے رہتے ہیں مگر قرآن کریم نے بار بار اعلان کیا ہے کہ کوئی انسان جو چاہے کرے خدا تعالیٰ کے منصوبوں کو وہ ناکام نہیں کر سکتا۔ ہماری چودہ سو سالہ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ اطفال اور خدام کے لئے آسان اور سلیس زبان میں چھوٹے چھوٹے رسالے لکھے جائیں جن میں بتایا جائے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کرامؓ سے محبت اور الفت کا کیا پیارا سلوک تھا اور صحابہ کرامؓ جو جانثاری اور وفا کا کیا عمدہ نمونہ پیش کرتے تھے۔ خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ انہیں کتنا عشق تھا۔ ہر قسم کے [illegible] اوقات میں بھی ان کی زبانوں پر احد احد [illegible]

[illegible] ایک ہے [illegible] کا ورد جاری رہا۔ یہ دکھ درد کی بے شمار داستانیں۔ خدمت اور ایثار کے بے مثال نمونے، اطفال اور بچے رسولؐ سے عشق و وفا کے حسین ترین مناظر صرف چٹخارے لینے کے لئے یا چٹخارے لینے کے لئے تو نہیں بلکہ یہ حقیقت پر مبنی وہ کہانیاں ہیں جو ہمیں سبق سکھانے کے لئے ہیں۔ یہ سب واقعات کثرت کے ساتھ بچوں اور نوجوانوں کے سامنے آنے چاہئیں۔ ساری دنیا نے اسلام کے ذریعہ امت واحدہ بننا ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ سارے واقعات اکٹھے ہو جانے چاہئیں ایک جگہ جسے احمدیت کی لائبریری کہا جا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا میں جماعت کے ریٹائرڈ اور علمی مذاق رکھنے والے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور آسان زبان میں بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھیں۔ شروع کریں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے کیونکہ ہر چیز اسی منبع اور سرچشمہ سے نکلتی ہے۔

اسلام کی پُر حکمت تعلیم

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا اسلام نے بدکاری کی اشاعت اور تشہیر سے منع کیا ہے۔ یہ ایک بدیہی امر ہے کہ یورپ اور امریکہ میں فحاشی اس لئے بڑھ گئی ہے کہ انہوں نے اس کی اشاعت بند نہیں کی۔ فواحشات کی اشاعت کو روکا نہیں گیا اس لئے ان کو ان کے سود و زیاں کی حس ہی نہیں رہی۔ انہیں یہ احساس ہی نہیں کہ یہ بھی کوئی بری بات ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دن بدن اس گند میں دھنستے چلے گئے۔ اسلام نے اس سلسلہ میں بڑی حکیمانہ تعلیم دی ہے۔ چنانچہ حکم دیا کہ بدکاری پر سزا کے لئے چار گواہ لاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس اسی قسم کا ایک مقدمہ آیا۔ چار گواہوں میں سے تین نے کہا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے چوتھے نے کہا مجھے شبہ ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تینوں کو قذف یعنی تہمت کے الزام میں اسی اسی کوڑے لگوا دیئے۔ پس اسلام نے کہا فواحش کی اشاعت نہ کرو۔ زبانوں کو پاک رکھو۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز جس کے نتیجہ میں ناپاکی زبان پر آجاتی ہے اس سے بھی منع کر دیا۔

حضرت صاحب نے اسلامی معاشرہ کی خصوصیات پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اسلام نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ دوسروں کے متعلق تحقیر سے بات نہ کرو۔ کسی پر بدظنی نہ کرو۔ کسی پر تہمت نہ لگاؤ۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسی برائیاں ہیں جن کی وجہ سے معاشرہ میں پیار کا ماحول نہیں پیدا ہوتا۔ چنانچہ ہر وہ چیز جو اجتماعی زندگی میں پیار کی فضا کو مکدر کرتی ہے اور خوشگوار فضا پیدا کرنے میں سد راہ بنتی ہے اسلام نے اس سے منع کر دیا ہے۔ اسی طرح اسلام کا پہلا بنیادی اصل جو سارے تمدنی حصہ کی بنیاد ہے وہ یہ ہے کہ آپس میں لڑائی نہ کرو۔ پیار کے ساتھ رہو۔ ہر معاملہ میں ایک دوسرے کے ساتھ شائستگی سے پیش آؤ۔ انسان کے آپس کے جو معاملات اور تعلقات ہیں اُن کے متعلق قوانین موجود ہیں مثلاً ازدواجی تعلقات میں اگر کسی وجہ سے علیحدگی ہو جاتی ہے تو اگر یہی ہے تو اسکو وجہ عناد نہیں بنایا جائے گا۔ ہر معاملہ میں اور ہر تعلق کے بارہ میں کہا کہ تم نے بہر حال لڑنا نہیں۔ آرام سے زندگی گذارنی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ جماعت احمدیہ بھی چوکس ہو جائے اور تہیہ کر لے کہ ہم نے کسی کو آپس میں لڑنے نہیں دینا۔ لین دین کے معاملات ہیں۔ ان میں بدمزگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اختلاف رائے پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انسانی طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن اسلام کہتا ہے لڑنے نہیں دینا اس لئے میں بھی احباب جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ میں تمہیں لڑنے نہیں دوں گا۔ غلط راستے پر نہیں جانے دوں گا۔ تم اپنی اصلاح کرو۔ غلط مثالیں قائم نہ کرو۔

انسانی شرف اور بزرگی کا قیام

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا اصل عزت کے مالک تو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کائنات میں سب سے معزز آپ ہی کی ذات ستودہ صفات ہے اور اسی وجہ سے [illegible] کی عزت و احترام ہے جسے آپ لے کر آئے دین متین اسلام پر ساری دنیا قربان کی جا سکتی ہے۔ اسلامی تعلیم ہر انسان کی عزت اور شرف کو قائم کرنے والی ہے سوائے اس کے کہ جو خود ہی اپنے آپ کو ذلیل کر لے۔ مثلاً اسلام نے ذات پات کا کوئی خیال نہیں رکھا۔ اسلامی معاشرہ میں خواہ کوئی موچی ہے، تیلی ہے یا جولاہے کا کام کرتا ہے۔ کسی کے پیشے کی وجہ سے اس میں کوئی عیب نہیں۔ انسانی لحاظ سے سب برابر ہیں اس لئے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ رہتی دنیا تک یہ اعلان کر دو نوع انسانی میں قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ

[illegible] بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ دراصل انسان کا بحیثیت انسان شرف اور عزت قائم کرنا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ فرمایا اگر میرا پیار حاصل کرنا چاہتے ہو تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو اور تم محبوب خدا بن جاؤ گے۔ اس لحاظ سے گویا سب انسان برابر ہو گئے۔ محبوب خدا بننے کے لحاظ سے ہر شخص اپنے دائرہ استعداد میں ترقی کرے گا۔ یہ صحیح ہے کوئی زیادہ پیار حاصل کرے گا کوئی کم۔ مگر بنیادی طور پر ہر انسان خدا کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اس میں کسی کا پیشہ روک نہیں بنتا اور نہ یہ کوئی عیب والی بات ہے۔ عیب ہے تو یہ ہے کہ جس کو خدا کہتا ہے عیب نہیں وہ اسے عیب سمجھتا ہے اور اس کی طرف منسوب ہونا پسند نہیں کرتا۔ ایسا شخص خدا اور اسکے رسول کی نظر میں لعنتی ہے۔

اسلام اور دیگر مذاہب

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اسلام اور دوسرے مذاہب کی تعلیم میں فرق کو بڑے ہی دلنشیں پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا عیسائی جہاں گئے جس ملک میں گئے انسان پر ظلم و ستم کو روا رکھا۔ وہ الزام تو لگا دیتے ہیں اسلام پر کہ اس نے غلامی کو جائز سمجھا مگر اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ یہ عیسائیت ہی ہے جس نے غلام و غلامی کو جائز سمجھا۔ یہاں تک کہ لاکھوں لاکھ معصوم افریقی گرفتار کر کے بیچے جاتے رہے اور انہیں [illegible] بنائے رکھا۔ حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تعلیم اور ہدایت دی گئی تھی وہ تو بندروں کے گلہ کے [illegible] کو دینے کے لئے تھی۔ مگر لوگوں نے اس میں بدعات شامل کر کے اپنے مزاج کے مطابق اسکو بدل دیا۔ اسی قسم کا مطالبہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تھا کہ ہمارے مطلب کا قرآن بنا لو تو ہم تمہارے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا میں ایسا نہیں کر سکتا لیکن دوسرے مذاہب والوں نے [illegible] کے ساتھ اپنے مطلب کی چیزیں بنا لیں۔ حضور نے ایک عیسائی مصنف کی ڈیڑھ سو سال پرانی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ چودھویں پندرھویں اور سولھویں صدی میں عیسائی معاشرہ کا یہ حال تھا کہ ایک بشپ کے حکم پر دس لاکھ آدمی قتل کئے گئے۔ خود سپین میں اسلامی سلطنت کے سقوط پر جب کئی مسلمان اپنی جان بچانے کے لئے عیسائیت کی گود میں چلے گئے تو ان کے متعلق عیسائیوں کے ایک گروہ کا یہ خیال تھا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور وہ دلیل یہ دیتے تھے کہ اگر یہ دل سے عیسائی ہوتے ہیں اور ہم نے قتل کر دیا تو خداوند یسوع مسیح ان کو ثواب دے گا اور اگر عیسائی ہو کر ہمیں دھوکا دے رہے ہیں تب بھی ان کی سزا قتل ہے۔ مگر اسلام کا معیار انصاف پر زور دیتا ہے اور سکھاتا ہے کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہیں کرنی۔ اس پر ہی بس نہیں کرنی یہاں تک کہ مشرک کے بتوں کو بھی برا بھلا نہیں کہنا حالانکہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے لیکن مشرک کے جذبات کا بھی خیال رکھا اور اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے منع کیا۔

ہر احمدی اپنے اندر فرقان پیدا کرے

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا اب وقت آگیا ہے اور احمدی اچھی طرح سے سن لیں کہ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق اپنا معاشرہ بنائیں۔ دنیا میں جہاں بھی احمدی ہیں وہ اپنے اندر یہ روح پیدا کریں۔ اپنے ماحول میں امن و سکون کی فضا پیدا کریں۔ ہر شخص رات کو اطمینان سے سوئے۔ اسے ظلم و ناانصافی کا کوئی خطرہ نہ ہو۔ جب تک ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا اس وقت تک اسلام ساری دنیا میں پھیل نہیں سکتا۔ دنیا کی عقل کو اپیل کرنے اور لوگوں کو اسلام کے حسن و احسان کا گرویدہ کرنے کے لئے جہاں دلائل ضروری ہیں وہاں آسمانی نشان اور تائیدات کا شامل حال ہونا بھی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انفرادی اور اجتماعی طور پر نیک نمونہ پیش کرنے کی از حد ضرورت ہے۔ یہی وہ فرق ہے جو الٰہی جماعتوں کا سرمایہ افتخار ہے اور اسی کو قرآن کریم نے فرقان کہا ہے۔ جو احمدی یہ سمجھتا ہے کہ وہ احمدی ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا اور اس سے پیار بھی کرتا ہے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر بھی چل رہا ہے مگر باایں ہمہ اس کے اور غیروں میں کوئی فرق نہیں تو اس کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ حضور نے فرمایا میں ہر احمدی کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں اعلیٰ نمونہ پیش کرے جو اسے دوسروں سے ممتاز کر دے اور اسے وہ فرقان عطا ہو جو الٰہی جماعتوں کا طرہ امتیاز ہے۔

۲۵ فروری

مجلس علم و عرفان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر تعلیمی وظائف کا جو اعلان فرمایا تھا اس مجلس میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نے ایک کمیٹی بنا دی ہے جو وظائف کا فیصلہ کرے گی۔ فرمایا۔ ایک تو انعامی وظیفے کا تصور ہے جو صرف تعلیمی قابلیت پر دیا جاتا ہے قطع نظر اس کے کہ بچے کے والدین کی مالی حالت کیا ہے اس میں یہ بھی نہیں دیکھا جاتا کہ بچے کو اس کی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ لیکن میں نے جو اعلان کیا تھا وہ اس قسم کے وظیفے کے متعلق نہ تھا بلکہ ایسے وظائف کا اعلان کیا تھا جو استحقاق کی بنا پر دئیے جاتے ہیں۔ استحقاقی وظائف میں کئی چیزیں بھی دیکھنی پڑتی ہیں مثلاً کوئی قابل بچہ ایسا نہ رہے جسے غربت کی وجہ سے پڑھائی چھوڑنی پڑے یا بعض دفعہ والدین کی بے توجہی کی وجہ سے بچوں کی تعلیم ادھوری رہ جاتی ہے حالانکہ وہ بڑے ذہین ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ کوئی خاندان ایسا نہ ہو جو اپنے بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں لاپرواہی برتے تاہم یہ کام مقامی جماعتوں کا ہے۔ تعلیمی وظائف دینے والی کمیٹی کا نہیں۔ مثلاً کراچی کی جماعت کا یہ فرض ہے کہ یہاں کوئی احمدی بچہ والدین یا خاندان کی غفلت کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہے۔

حضور صاحب نے فرمایا۔ اگر کوئی غریب گھر کا بچہ ہے اور ذہین ہے تو اس کی تعلیم کے لئے جو بھی چیز ضروری ہے وہ اس کو ضرور ملنی چاہئے۔ یعنی جتنا کسی کا استحقاق بنتا ہے وہ اسے ضرور ملنا چاہئے اور اس صورت میں وظائف کی تقسیم صحیح اور جائز طریق پر ہو سکتی ہے۔ جبکہ وظائف دینے والی کمیٹی کا یہ کام ہے کہ وہ جماعت کے ذہین بچوں کو ان کا حق سمجھ کر وظائف دے وہاں بچوں اور ان کے لواحقین کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ بہت سوچ سمجھ کر وظیفے لیں اور اتنا ہی مطالبہ کریں جتنی ان کو اصلاً ضرورت ہے۔ دوسرے اگر کسی بچے نے اچھے نمبر لئے ہیں تو ہم اس کے والدین کو مجبور کریں کہ وہ اس کو مزید تعلیم دلوائیں اور خدا کی ناشکری نہ کریں۔ اس سلسلہ میں حضور نے مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر زیر تعلیم لڑکے اور لڑکیوں کی مکمل فہرست مہیا کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ کراچی میں ہمارے ایسے کتنے بچے ہیں جو سکول جانے کی عمر میں ہیں لیکن وہ سکول نہیں جا رہے۔ فرمایا۔ میں نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر بچہ کم از کم میٹرک ضرور کرے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا۔ احباب سوچا کریں اور اپنی استعداد اور مالی استطاعت کے مطابق تجربے کیا کریں اور بچوں سے تجربے کروایا کریں۔ [illegible] لیبارٹری اقدام ملک کی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے۔

آپ نے اسی ضمن میں ایک امریکن کا واقعہ سنایا جس کا لڑکا ایک ایسی کلب کا ممبر تھا جو راکٹ بنانے کے تجربے کیا کرتی تھی۔ ایک دن باپ نے بیٹے سے کہا اگر تم پسند کرو تو میں بھی تمہاری کلب کا ممبر بن جاؤں۔ چنانچہ وہ بھی کلب میں شامل ہو گیا۔ اس نے اپنے ایک سائنسدان دوست سے کہا کہ بچے ہیں ان کو راکٹ بنانے میں دلچسپی ہے تم ان کی راہنمائی کرو۔ اس نے بعض ضروری معلومات فراہم کیں۔ راکٹ بنا۔ تجربہ ہوا۔ سرکاری محکمے کو پتہ لگا۔ تحقیق ہوئی اور بچوں کو سازش کے الزام میں گرفتار کرنے کی بجائے ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

عرب گھوڑے کی خصوصیات

بہت پہلے کی بات ہے سعودی عرب کے ایک بادشاہ کے خلاف ایک عرب قبیلے کے سردار نے علم بغاوت بلند کر کے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ بالآخر ایک دن وہ سردار شاہی فوجوں کے نرغے میں آگیا تو اس وقت اس نے اپنے ایک معتمد ساتھی سے کہا پیٹھ ہم نے دکھائی نہیں اور زندہ نکل جانے کا اب کوئی سوال نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میری مہریں اور بعض ضروری کاغذات دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائیں اس لئے یہ لو چیزیں۔ میری گھوڑی پر سوار ہو جاؤ اور یہاں سے فوراً نکل جاؤ۔ چنانچہ یہ عرب گھوڑی جس پر وہ سوار ہوا اس کا نام "مشیخہ" تھا۔ سوار اسے سرپٹ دوڑاتا ہوا ایک کے بعد دوسرے پڑاؤ پر پہنچا تو دیکھا دشمن کی فوج نے ہر جگہ ناکہ بندی کی ہوئی ہے چنانچہ وہ ۱۰۵ میل تک مسلسل گھوڑی کو دوڑاتا چلا گیا یہاں تک کہ جب وہ منزل مقصود پہ پہنچا تو وہ خود بھی اور گھوڑی بھی زندہ سلامت تھی۔ فرمایا یہ تھا عرب سوار اور یہ تھی عرب گھوڑی جس نے سرزمین عرب میں جفاکشی، تیز رفتاری اور انتھک دوڑ کا ایک غیر معمولی ریکارڈ قائم کر دیا۔ فرمایا ہمارے دوستوں کو بھی بہت جفاکش اور انتھک ہونا چاہئے۔

باقی

اگر کہیں فرق نظر آئے تو ہم اپنی طرف دیکھیں کہ ہم میں کمزوری نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو عہد وفا ہم نے باندھا ہے اور اس کا دامن پکڑا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت ہم سے یہ دامن نہیں چھڑا سکتی۔

حضور نے فرمایا کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ سارے وعدے پورے کرے اور ہم نے اور آپ نے جو عہد کئے ہیں۔ ہمارے ماؤں اور جانوں سمیت ہر چیز میں برکت پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے وعدے کئے ہیں ہمارے ساتھ۔ دینے والا وہ اللہ ہے۔ اس کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں جس خدا کا ہاتھ ہم نے پکڑا ہے اس میں کوئی کمزوری واقع نہیں ہو سکتی۔ کمزوری تو ہم میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کوشش کرو کہ ہم میں کوئی کمی پیدا نہ ہو۔

کسی جگہ کھڑا نہیں ہونا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو کبھی ایک جگہ کھڑا دیکھنا پسند نہیں کرتا وہ آپ کو بھی ایک جگہ ٹھہرا دیکھنا نہیں چاہتا۔ اور ایسے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ کہ ہم آگے ہی آگے ہی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حضور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے ۱۹۶۵ء میں میں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی سکیم کا اجرا کیا۔ بہتوں نے مشورہ دیا کہ جماعت سے ۲۵/۳۰ لاکھ سے زیادہ نہ مانگو۔ مجھے بھی دل میں بڑا ڈر تھا۔ پانچ سال کے بعد ۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں سکیم کا اجرا کیا۔ اس میں جماعت سے جتنا مانگا جماعت نے اس سے کہیں بڑھ کر دیا۔ پھر ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر جوبلی فنڈ کا اعلان کیا گیا اس میں اب تک ۱۴ کروڑ روپے کے وعدے آچکے ہیں۔ اور وصولی کی رفتار بھی تسلی بخش ہے۔ اور یہ فنڈ تو ساری دنیا میں وصول کیا جا رہا ہے۔ اس سے گوٹن برگ میں مسجد بن گئی ہے۔ اوسلو ناروے میں ایک ملین (دس لاکھ) کرونے سے عمارت خریدی گئی ہے۔ پھر خدا نے فضل کیا سپین میں ایک ٹکڑا خریدا گیا۔ یہ ٹکڑا ایک بڑی سڑک سے کچھ دور تھا۔ اور اس کے درمیان میں ایک قطعہ زمین ۴/۵ کنال کا تھا میں نے اپنے بھتیجے کرم الہٰی صاحب ظفر سے جب وہ جلسہ سالانہ پر آئے یہ کہا کہ یہ زمین بھی خریدنے کی بات کرو۔ اگر وہ یہ زمین نہ بھی دے تو اسے اتنا کہو کہ اس میں سے بیس فٹ کا ٹکڑا ہمیں دے دے۔ تاکہ بڑی شاہراہ تک راستہ ہی مل جائے۔ وہاں پہنچ جا کر انہوں نے یہ بات کی۔ اور اب یہ اطلاع آئی ہے کہ وہ سارا ٹکڑا بھی خرید لیا گیا ہے۔ الحمد للہ۔

حضور نے فرمایا کہ ہم نے کسی جگہ پر کھڑا نہیں ہونا رکنا نہیں۔ باقی جہاں تک پیسے مسائل کا سوال ہے دنیا کا کوئی شخص ایسا نہیں جس کے پاس جماعت احمدیہ کے سچے ہونے کی کوئی دلیل ایسی ہو جس کا تسلی بخش جواب نہ دیا گیا ہو اور جہاں تک آسمانی نشانوں کا سوال ہے۔ خدا دکھاتا ہے دنیا کو اور دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا۔ جب تک اس نے وہ وعدہ جو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

وہ پورا نہ کردے اور نوع انسان کو بحیثیت نوع محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہ لے آئے۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہم کو وہ تمام ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس ضمن میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔

وسّع مکانک

حضور نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب جماعت کی توجہ ایک اور امر کی طرف دلائی کہ مرکز میں جلسہ سالانہ پر آنے والی جماعتوں کے ٹھہرنے کے لئے قیامگاہوں کی تعمیر کی سکیم شروع کی گئی تھی اس میں جو جماعتیں پیچھے ہیں وہ اپنا حصہ پورا کریں۔

حضور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وسّع مکانک کا حکم دیا تھا اور یہ حکم تین سال یا دس سال یا ۱۹۴۲ء یا ۱۹۶۲ء تک کے لئے نہیں تھا کہ اس وقت تک اپنے مکانوں کو وسیع کرو۔ اس کے بعد ضرورت نہیں رہے گی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سلسلہ تو قیامت تک چلتا چلا جائے گا اور ہمیشہ یہ آواز آتی رہے گی۔

حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ جب ایک مخالف نے جماعت کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس وقت ان دنوں میں ایک رات ایسی آئی مجھ پر کہ میں ساری رات پریشان رہا اور ذرا بھی نہ سو سکا۔ اور دعا کرتا رہا۔ صبح کی اذان سے کچھ قبل مجھے یہ آواز آئی کہ

وسّع مکانک انّا کفینٰک المستھزئین

وہ وقت تو یہ تھا کہ ختم کرنے کے منصوبے باندھے جا رہے تھے۔ مگر خدا کہتا تھا کہ میں پہلے سے زیادہ تمہاری تعداد میں کثرت بخشوں گا۔ آسمانی آواز کثرت کی بشارت دیتی تھی۔

حضور نے بتایا کہ جب تعلیمی اداروں کو نیشنلائز کیا گیا تو ہماری ۸۰-۱ کروڑ کی جائداد حکومت نے نیشنلائز کر لی۔ ہم نے جو عمارتیں بنائی تھیں وہ اپنی جماعت کی ضروریات کے لئے بھی بنائی تھیں۔ مگر اب وہ ہم کو جلسہ سالانہ وغیرہ کے موقعہ پر یہ جگہیں استعمال کرنے نہیں دیتے۔ چنانچہ اس کے لئے یہ منصوبہ بنایا گیا کہ ۵۰ ہزار فٹ مسقف رقبہ تعمیر کیا جائے۔ جس میں سے ۳۵ ہزار فٹ رقبہ تیار ہو گیا ہے۔ اور ۱۵ ہزار فٹ باقی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے مختلف جماعتوں کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ جہلم۔ لاہور۔ جیکب آباد۔ راولپنڈی۔ حیدر آباد۔ تھرپارکر۔ بدین۔ ساہیوال نے اس حصے میں سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ گجرات نے بہت اچھی ادائیگی کی ہے۔ گوجرانوالہ نے خاصی اچھی۔ فیصل آباد بہت اچھا۔ ملتان بہت اچھا۔ خیرپور بہت اچھا اور سکھر بہت اچھا جا رہا ہے۔ مگر جن جماعتوں نے ۵۰ فیصد سے کم ادائیگی کی ہے وہ اس طرف توجہ کریں۔ ان میں سرفہرست شیخوپورہ اور پھر ڈیرہ غازیخان۔ نواب شاہ۔ لاڑکانہ وغیرہ شامل ہیں۔

حضور نے فرمایا اس سلسلہ میں جھنگ سب سے آگے ہے۔ ۹۷ فیصد وصولی۔ اسی طرح سکھر ۹۵ فیصد۔ خیرپور ۸۰ فیصد۔ ملتان ۸۶ فیصد ہیں۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضور نے دعا کرائی اور ایک بجکر ۴۸ منٹ پر اس شوریٰ مجلس مشاورت کی کارروائی ختم ہونے کا اعلان فرمایا۔

★ ★ ★

The **ANNOOR** is edited and published for the AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, Inc., in the U.S.A. by Ata Ullah Kaleem, Missionary, West Coast Region, from 3336 Maybelle Way, Oakland, California 94619. Phone: 415/261-9481. The American Headquarters of the Ahmadiyya Movement in Islam are located at 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C. 20008. Phone: 202/232-3737.

AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, INC.
WEST COAST REGION
3336 MAYBELLE WAY
OAKLAND, CALIF. 94619